OPEN ACCESS

ACTA ISLAMICA

ISSN (Print): 2411-7315

ISSN (Online): 2791-0067

http://sbbu.edu.pk/actaislamica

ووٹ اور شہادت میں فرق: ایک تجزیاتی مطالعہ

Deference between vote and testimony: An Analytical Study

Dr.Gulzar Ali
Assistant Professor Department of Islamic Studies
Abdul Wali Khan University Mardan
gulzar@awkum.*edu.pk*

Murad Ahmad
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
Abdul Wali Khan University Mardan
Ahdmurad1@gmail.com

Mian Muhammad saleem
Associate Professor Department of law
Abdul Wali Khan University Mardan
***edu.pk*miansaleem@awkum.**

Abstract

Vote is a modern democratic term. The Holy Prophet, his Companions and the early centuries did not have such a term but they used the term of allegiance such as allegiance to Islam, allegiance to migration, allegiance to jihad, allegiance to piety and allegiance to caliphate and emirate. There are different opinions of the scholars regarding the status, one of which is the opinion of Mufti Muhammad Shafi'i that the legal status of the vote is like the testimony. He says that voting for a candidate in assemblies and councils is evidence although there is a big difference between vote and testimony and in this debate he has proved that there are 40 differences between vote and testimony so it is appropriate that the vote is in the status of qaza.

Keywords: *Vote, Testimony, Mufti Muhammad Shafi*

ملکِ پاکستان میں جمہوری نظام ہے جس میں ملک کے سربراہ کا انتخاب ووٹوں کے ذریعے ہوتا ہے بلکہ ووٹ جمہوری نظام میں اساسی جزء اور بنیادی رکن ہے، ووٹ جمہوریت کی تشکیل میں کلیدی عنصر ہے۔ ووٹ(Vote) دورِ جدید کی جمہوری

CC BY

اصطلاح ہے یہ انگریزی زبان کا لفظ ہے، جسے عربی میں "الصوت" اور ووٹ دینے کو "التصویت" کہتے ہیں۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں ووٹ کے معنی یہ لکھے ہیں:

a formal choice that you make in an election or at a meeting in order to choose somebody or decide something[1]

"ایک باضابطہ انتخاب, جو آپ انتخابات میں یا میٹنگ میں کسی کو منتخب کرنے یا کچھ فیصلہ کرنے کے لیے کرتے ہیں۔"

ووٹر (Voter) کی تعریف درج ذیل ہے:

a person who votes or has the right to vote, especially in a political election[2]

"وہ شخص جو ووٹ دیتا ہے یا اسے ووٹ دینے کا حق ہے، خاص کر سیاسی انتخابات میں"

بیعت کی اصطلاح

عہد رسالت، عہد خلاف راشدہ اور قرون اولی میں ووٹ یا اس کے ہم معنی کوئی اصطلاح رائج نہیں تھی، بلکہ یہ جدید دور کی جمہوری اصطلاح ہے۔ عہدِ رسالت اور اس کے بعد کے ادوار میں "بیعت" کی اصطلاح رائج تھی، جس کا ذکر قرآن وحدیث میں بھی ملتا ہے۔ عہد رسالت میں مختلف مواقع پر بیعت کی مندرجہ ذیل صورتیں ہمیں ملتی ہیں:

1: قبول اسلام کے لیے "بیعت علی الاسلام" کی اصطلاح تھی۔

جاء اعرابي إلى النبي ﷺ، فقال: بايعني على الإسلام، فبايعه على الإسلام، ثم جاء الغد محموما، فقال: اقلني، فابى، فلما ولى، قال: المدينة كالكير تنفي خبثها وينصع طيبها"[3]

"ایک دیہاتی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، کہنے لگا: یارسول اللہ! اسلام پر مجھ سے بیعت لیجئے۔ آپ ﷺ نے اس سے بیعت لے لی، پھر دوسرے دن بخار میں ہلہلاتا آیا کہنے لگا میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے انکار کیا، جب وہ پیٹھ موڑ کر چلتا ہوا، تو فرمایا مدینہ کیا ہے (لوہار کی بھٹی ہے) پلید اور ناپاک (میل کچیل) کو چھانٹ ڈالتا ہے اور کھرا ستھرا مال رکھ لیتا ہے۔"

2: ہجرت کے لیے "بیعت علی الہجرۃ" کی اصطلاح رائج تھی۔

عن جابر قال جاء عبد فبایع النبی ﷺعلی الهجرة ولم يشعر أنه عبد فجاء سيده يريده فقال له النبی ﷺ بعه فاشتراه بعبدين اسودين ثم لم يبايع احدابعد حتی يسئله اعبد هو[4]

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک غلام آیا اور نبی کریم ﷺ سے ہجرت پر بیعت کر لیا اور یہ معلوم نہ ہوا کہ وہ غلام ہے۔ اتنے میں اسے لے جانے کے لیے اس کا آقا آگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: یہ میرے ہاتھ بیچ دو۔ پس اس نے اسے دو کالے غلاموں کے بدلے خرید لیا اور اس کے بعد کسی سے بیعت نہیں لیتے یہاں تک اس سے پوچھ لیتے کہ غلام ہے یا آزاد؟"

3: جہاد کے موقع پر "بیعت علی الجہاد" کی اصطلاح رائج تھی۔

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ[5]

"بے شک اللہ مسلمانوں سے راضی ہوا جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔"

4: بیعت کی ایک صورت منکرات کو چھوڑنے اور مامورات کی بجاآوری کی ہوتی تھی جسے "بیعۃ علی التقوی" کہا جاتا ہے جیسا کہ ذیل کے دو روایات سے واضح ہوتا ہے:

أن رسول الله ﷺ قال، وحوله عصابة من أصحابه: «بايعوني على أن لا تشركوا بالله شيئا، ولا تسرقوا، ولا تزنوا، ولا تقتلوا أولادكم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بين أيديكم وأرجلكم، ولا تعصوا في معروف، فمن وفى منكم فأجره على الله، ومن أصاب من ذلك شيئا فعوقب في الدنيا فهو كفارة له، ومن أصاب من ذلك شيئا ثم ستره الله فهو إلى الله، إن شاء عفا عنه وإن شاء عاقبه» فبايعناه على ذلك[6]

"رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا جب آپ ﷺ کے پاس صحابہ کرام کی ایک جماعت موجود تھی: میرے ہاتھ پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو گے، نہ زنا کا ارتکاب کرو گے، نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے، نہ ایسی بہتان طرازی کرو گے جس کو تم اپنے ہاتھ اور پیروں کے ساتھ متعلق کرر کھا ہے اور نہ نیک کاموں کے کرنے میں نافرمانی کا اظہار کرو گے پس جو

اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے، لیکن اگر کسی نے دنیا میں ایسے عمل کا ارتکاب کیا تو دنیا میں سزایاب ہوگا اور یہ سزا اس کے لیے عاقبت میں کفارہ ہو گیا اور اگر کسی نے دنیا میں کوئی ایسا عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ چاہے تو اس بندہ کو عذاب دیں یا معاف فرمادے اور ہم نے انہیں باتوں پر رسول کریم ﷺ کی بیعت کی۔"

عن جرير بن عبدالله قال بايعت رسول الله على إقام الصلوة وإيتاء الزكوة والنصح لكل مسلم[7]

"سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی شرطوں کے ساتھ بیعت کی تھی۔"

5: نبی کریم ﷺ کے بعد خلافت راشدہ اور بعد کے ادوار میں خلافت کے موقع پر "بیعت علی الخلافۃ" کی اصطلاح تھی بلکہ احادیث میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے:

كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء، كلما هلك نبي خلفه نبي، وإنه لا نبي بعدي، وسيكون خلفاء فيكثرون قالوا: فما تأمرنا؟ قال:فوا ببيعة الأول فالأول، أعطوهم حقهم، فإن الله سائلهم عما استرعاهم[8]

"بنی اسرائیل کی سیادت انبیاء کرام سنبھالتے تھے جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا اس کا جانشین ہو جاتا جب کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، عنقریب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگوں نے پوچھا: ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا: پہلے کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو، اللہ تعالیٰ ان سے سمجھ لے گا جو اس نے ان کو دیا ہے۔"

ووٹ کی اہمیت اور حیثیت

موجودہ جمہوری نظام میں ووٹ کا نظام چل پڑا ہے، جس میں سربراہ اور حکمران کا انتخاب لوگوں کے ووٹ کے ذریعے ہوتا ہے، اگر لوگ ووٹ کا صحیح استعمال کر کے ایسے باکردار لوگوں کو سامنے لائے جو ملک، عوام اور اسلام کے خیر خواہ ہو، ملکی مفاد، ملک کی بقاء اور استحکام کا درد رکھنے والے ہو اور نفاذِ اسلام ان کی اولین ترجیح ہو تو اس سے ملکی نظام صحیح چلے گا، اس لحاظ سے

دیکھا جائے تو ووٹ ڈالنا ہمارا اسلامی فریضہ بنتا ہے۔ اگر ووٹ کا استعمال اسلامی فریضہ کی بجائے اپنے ذاتی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے تو ملکی نظام نااہل لوگوں کے ہاتھوں میں چلا جائے گا جس کی وجہ سے ملک سے بدامنی، غربت وافلاس، بے روزگاری کا خاتمہ ناممکن ہوگا، اس لیے عوام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ووٹ کو اسلامی فریضہ کے طور پر استعمال کریں۔ اسی غرض سے موجودہ دور کے علماء میں سے مفتی محمد شفیعؒ[9] نے اپنی تفسیر معارف القرآن میں ووٹ کی شرعی حیثیت پر بحث کی ہے اور ووٹ کو شہادت کا درجہ دیا ہے، چنانچہ وہ رقم طراز ہے:

"خصوصا اسمبلیوں اور کونسلوں میں کسی امیدوار کو ووٹ دینا بھی شہادت ہے، جس میں ووٹ دینے والا اسی بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے نزدیک یہ امیدوار اپنی قابلیت اور دیانت وامانت کے اعتبار سے قومی نمائندہ بننے کے قابل ہے۔"[10]

ووٹ اور شہادت میں فرق

لیکن ووٹ کو شہادت قرار دینا محلِ نظر ہے، کیونکہ ووٹ اور شہادت میں 40 درج ذیل فرق ہیں:

1۔ شہادت کے لئے نصاب شریعت میں مقرر ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ[11]

اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنالو پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں۔

محمد بن احمد علاء الدین سمرقندیؒ[12] فرماتے ہیں:

وَأما جَوَاز الشَّهَادَة عِنْد القَاضِي فَنَقُول شَهَادَة رجلَيْنِ عَدْلَيْنِ مَقْبُولَة فِي جَمِيع الْأَحْكَام فِي أَسبَاب الْعُقُوبَات وَغَيرهَا إِلَّا فِي الزِّنَىٰ فَإِنَّهُ لَا تقبل إِلَّا شَهَادَة أَرْبَعَة رجال عدُول[13]

"بہر حال قاضی کے ہاں شہادت کے جواز کے متعلق ہم کہتے ہیں: دو عادل مردوں کی گواہی تمام احکام میں مقبول ہے خواہ وہ احکام عقوبات سے متعلق ہو یا نہیں، البتہ زنی میں صرف چار عادل مردوں کی گواہی قابل قبول ہوگی۔"

قرآن کریم کے نص اور فقہاء کرام کی تصریح سے معلوم ہوا کہ شہادت کے لیے نصاب ہے اور ووٹ کے لئے نصاب شرط نہیں ہے۔

2۔ شاہد عادل ہو گا یا کم از کم مستور الحال ہو گا اور ووٹ میں یہ شرط نہیں ہے، علامہ محمود بن احمدؒ رقمطراز ہے:

یجب أن یعلم أن العدالة شرط لتصیر الشهادة واجبة القبول[14]

"یہ معلوم کرنا واجب ہے کہ عدالت شرط ہے تاکہ شہادت قبول کرنا واجب ہو۔"

علامہ ابو بکر بن محمد کاسانیؒ[15] فرماتے ہیں:

وَمِنْهَا الْعَدَالَةُ، لِقَبُولِ الشَّهَادَةِ عَلَى الْإِطْلَاقِ فَإِنَّهَا لَا تُقْبَلُ عَلَى الْإِطْلَاقِ دُونَهَا[16]

"اور ان شرائط میں سے ایک شرط مطلقِ شہادت قبول کرنا ہے کیونکہ اس کے بغیر شہادت مطلقاً قابل قبول نہیں ہو گی۔"

3۔ شہادت کے لئے شرط یہ ہے کہ شاہد مسلمان ہو اور ووٹ کافر بھی دے سکتا ہے، جیسا کہ علامہ محمد بن احمد سرخسیؒ[17] فرماتے ہیں:

وَقَدْ بَيَّنَّا أَنَّ الْعَدَالَةَ شَرْطٌ لِلْعَمَلِ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَدَالَةُ هِيَ الِاسْتِقَامَةُ، وَذَلِكَ بِالْإِسْلَامِ وَاعْتِدَالِ الْعَقْلِ[18]

علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانیؒ شہادت کے شرائط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہم واضح کر چکے ہیں کہ شہادت پر عمل کے لیے عدالت شرط ہے اور عدالت استقامت کو کہتے ہیں جو کہ اسلام اور معتدل عقل کے ساتھ ہو گی۔"

مزید لکھتے ہیں:

وَمِنْهَا إِسْلَامُ الشَّاهِدِ إِذَا كَانَ الْمَشْهُودُ عَلَيْهِ مُسْلِمًا، حَتَّى لَا تُقْبَلَ شَهَادَةُ الْكَافِرِ عَلَى الْمُسْلِمِ[19]

"اور ان شرائط میں سے ایک گواہ کا مسلمان ہونا ہے بشرط یہ کہ مشہود علیہ مسلمان ہو یہاں تک کہ مسلمان کے خلاف کافر کی گواہی قابل قبول نہیں ہو گی۔"

4: شاہد کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کا قوت باصرہ بھی ٹھیک ہو اور ووٹر کے لئے یہ شرط نہیں ہے۔ علامہ برہان الدین مرغینانیؒ[20] تحملِ شہادت کی شرائط بیان کرتے ہیں:

وَالثَّانِي أَنْ يَكُونَ بَصِيرًا وَقْتَ التَّحَمُّلِ عِنْدَنَا، فَلَا يَصِحُّ التَّحَمُّلُ مِنْ الْأَعْمَى[21]

"دوسرا شرط ہمارے ہاں یہ ہے کہ تحمل کے وقت وہ بینا ہو، لہٰذا نابیان کا تحمل درست نہ ہوگا۔"

5: شاہد کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کا قوت ناطقہ بھی ٹھیک ہو اور ووٹر کے لئے یہ شرط نہیں ہے۔ ڈاکٹر وہبہ زحیلی[22] فرماتے ہیں:

النطق: اشترط الحنفية والشافعية والحنابلة ان يكون الشاهد ناطقًا فلاتقبل شهادة الاخرس وان فهمت اشارته لان الاشارة لاتعتبر فى الشهادات لانها تتطلب اليقين وانما المطلوب التلفظ بالشهادة۔[23]

"گویائی: احناف، شوافع اور حنابلہ نے گواہ کے لیے قوت گویائی کی شرط لگائی ہے، پس گونگے کی گواہی قابل قبول نہ ہوگی، اگرچہ اس کا اشارہ سمجھ آجائے کیونکہ اشارہ شہادتوں میں متعبر نہیں ہوتی، اس لیے کہ مطلوب یقین ہوتا ہے اور یہ تلفظ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔"

علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

وَمِنْهَا النُّطْقُ فَلَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْأَخْرَسِ[24]

"اور ان شرائط میں سے ایک نطق ہے پس گونگے کی گواہی قبول نہ ہوگی۔"

6: شاہد کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کا قوت سامعہ ٹھیک ہو کیونکہ عمومی طور جو شخص سن نہیں سکتا وہ بول بھی نہیں سکتا اور ووٹر کے لئے یہ شرط نہیں ہے۔

7: شہادت کے لئے شرط یہ ہے کہ شاہد عاقل ہو گا مجنون نہ ہو گا اور ووٹر میں یہ شرط نہیں بلکہ مجنون بھی ووٹ ڈال سکتا ہے۔ علامہ سرخسیؒ لکھتے ہیں:

ثُمَّ يُشْتَرَطُ فِيهَا مَا يُشْتَرَطُ فِي الْخَبَرِ مِنْ الْعَقْلِ وَالضَّبْطِ وَالْعَدَالَةِ[25]

"پھر شہادت میں وہی شرائط ہیں جو خبر میں ہے جیسے عقل، ضبط اور عدالت۔"

علامہ کاسانیؒ شاہد کے ساتھ تعلق رکھنے والے اداء شہادت کے شرائط بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہے:

أَمَّا الشَّرَائِطُ الْعَامَّةُ فَمِنْهَا الْعَقْلُ لِأَنَّ مَنْ لَا يَعْقِلُ لَا يَعْرِفُ الشَّهَادَةَ فَكَيْفَ يَقْدِرُ عَلَى أَدَائِهَا[26]

"بہر حال عام شرائط: ان میں سے ایک عقل ہے کیونکہ جو شخص عقل مند نہ ہو وہ شہادت کو نہیں پہچانتا پس وہ کیسے شہادت ادا کر سکتا ہے؟"

8: شہادت کے لئے شرط یہ ہے کہ شاہد بالغ ہو گا اور ووٹر میں یہ شرط نہیں ہے بلکہ شرط شناختی کارڈ ہے۔ علامہ کاسانیؒ لکھتے ہیں:

وَمِنْهَا الْبُلُوغُ فَلَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الصَّبِيِّ الْعَاقِلِ[27]

"اور ان شرائط میں سے ایک بلوغ ہے پس سمجھدار بچے کی شہادت قبول نہ ہو گی"

9: شاہد شہادت قاضی کے مجلس میں ادا کرے گا اور ووٹر ووٹ سکول وغیرہ میں پول کرتا ہے۔ علامہ ابو بکر بن علیؒ[28] رقمطراز ہے:

مُشْتَقَّةٌ مِنْ الشُّهُودِ وَهُوَ الْحُضُورُ لِأَنَّ الشَّاهِدَ يَحْضُرُ مَجْلِسَ الْقَاضِي لِلْأَدَاءِ[29]

"گواہوں کی مشقت جو کہ حاضری ہے کیونکہ شاہد شہادت ادا کرنے کے لیے قاضی کے مجلس میں حاضری دیتا ہے۔"

10: شہادت میں باپ کی گواہی بیٹے کے لئے جائز نہیں ہے اور ووٹ میں باپ بیٹے کو ووٹ دے سکتا ہے۔

11: شہادت میں بیٹے کی گواہی باپ کے لئے جائز نہیں ہے اور ووٹ میں بیٹا باپ کو ووٹ دے سکتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے حدیث سے بالکل واضح ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَلَا شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِوَالِدِهِ وَلَا شَهَادَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ[30]

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خیانت کرنے والے مرد، خیانت کرنے والی عورت، اپنے مسلمان بھائی سے بغض رکھنے والے، باپ کی بیٹے کے لیے اور بیٹے کی باپ کے لیے گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔"

صاحب ہدایہؒ فرماتے ہیں:

"ولا شهادة الوالد لولده وولد ولده، ولا شهادة الولد لأبويه وأجداده"[31]

"نہ باپ کی گواہی بیٹے کے حق میں قبول ہوگی اور نہ بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں قبول ہوگی اور نہ اولاد کی گواہی اپنے والدین واجداد کے حق میں قبول ہوگی۔"

12: شہادت میں دو عورتیں ایک مرد کی برابر ہوتی ہے، جب کہ ووٹ میں مرد وعورت کا ووٹ برابر ہے جیسا کہ ارشادی باری تعالیٰ ہے:

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ[32]

"اور تم اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ بنالو' پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (ان کو گواہ بنالو)"

13: شہادت میں شوہر اپنی بیوی کے لئے گواہی نہیں دے سکتا اور ووٹ شوہر بیوی کو دے سکتا ہے۔

14 : شہادت میں بیوی اپنے شوہر کے لئے گواہی نہیں دے سکتی اور ووٹ بیوی شوہر کو دے سکتا ہے۔

قاضی شریحؒ[33] فرماتے ہیں:

لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الِابْنِ لِأَبِيهِ، وَلَا الْأَبِ لِابْنِهِ، وَلَا الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا، وَلَا الزَّوْجِ لِامْرَأَتِهِ[34]

"بیٹے کی گواہی اپنے باپ کے لیے اور باپ کی گواہی اپنے بیٹے کے لیے، بیوی کی گواہی شوہر کے لیے اور شوہر کی گواہی بیوی کے لیے جائز نہیں ہے۔"

صاحب ہدایہؒ لکھتے ہیں:

"ولا تقبل شهادة أحد الزوجين للآخر"[35]

"میاں بیوی کی گواہی ایک دوسرے لیے قبول نہ ہوگی۔"

15: شہادت اخبار ہے اور ووٹ انشاء ہے کیونکہ ووٹ تنہائی میں کسی نشان پر ٹھپہ لگانے کو کہتے ہیں تاکہ وہ شخص کسی ادارے کارکن یا سربراہ بنے تو یہ انشاء ہوا۔ علامہ ابو بکر بن علیؒ لکھتے ہیں:

وَالشَّهَادَةُ عِبَارَةٌ عَنْ الْإِخْبَارِ بِصِحَّةِ الشَّيْءِ عَنْ مُشَاهَدَةِ الْعِيَانِ[36]

"شہادت آنکھوں دیکھی صحیح چیز کے خبر دینے سے عبارت ہے"

16: شہادت میں ایک مرد دو عورتوں کے برابر ہوتا ہے جبکہ ووٹ میں مرد وزن برابر ہوتی ہے۔

"اپنوں میں دو مردوں کو گواہ رکھ لو، اگر دو مرد نہ ہو تو ایک مرد اور دو عورتیں"[37]

17: شہادت کے لئے لفظ اشھد پڑھنا ضروری ہے اور یہ شہادت کا رکن ہے اور ووٹ دینے کے وقت لوگ یہ لفظ نہیں پڑھتے۔ علامہ کاسانیؒ لکھتے ہیں:

(وَأَمَّا) الشَّرَائِطُ الَّتِي تَرْجِعُ إلَى نَفْسِ الشَّهَادَةِ، فَأَنْوَاعٌ: مِنْهَا لَفْظُ الشَّهَادَةِ، فَلَا تُقْبَلُ بِغَيْرِهَا مِنْ الْأَلْفَاظِ[38]

"جن شرائط کا تعلق نفس شہادت سے ہیں، اس کی کئی قسمیں ہیں، جن میں سے ایک لفظِ شہادت ہے، اس کے علاوہ کسی دوسرے لفظ سے شہادت قبول نہ ہو گی۔"

18: مفتی بہ قول کے مطابق قاضی پر لازم ہے کہ گواہ کا تزکیہ کرے اور ووٹ کافر بھی دے سکتا ہے اور فاسق بھی۔ علامہ کاسانیؒ گواہ کے تزکیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

وَجُمْلَةُ الْكَلَامِ فِيهِ أَنَّهُ لَا خِلَافَ فِي أَنَّهُ إذَا طَعَنَ الْخَصْمُ فِي الشَّاهِدِ أَنَّهُ لَا يَكْتَفِي بِظَاهِرِ الْعَدَالَةِ، بَلْ يَسْأَلُ الْقَاضِي عَنْ حَالِ الشُّهُودِ[39]

"مِن جملہ اس کے متعلق بات یہ ہے کہ جب خصم گواہ پر اعتراض کرے تو اس وقت ظاہری عدالت پر اکتفاء نہ ہو گی بلکہ قاضی گواہوں کے حالات کے متعلق تفتیش کریں گے۔"

19: جب ایک مبتدع کی بدعت حد کفر تک پہنچ گئی ہو تو اس کی شہادت جائز نہیں ہے اور یہ آدمی ووٹ دے سکتا ہے۔

وَقَال الْحَنَفِيَّةُ وَالشَّافِعِيَّةُ فِي الرَّاجِحِ عِنْدَهُمْ: تُقْبَل شَهَادَةُ الْمُبْتَدِعِ مَا لَمْ يَكْفُرْ بِبِدْعَتِهِ، كَمُنْكِرِ صِفَاتِ اللَّهِ[40]

"احناف اور شوافع راجح قول کے مطابق فرماتے ہیں: بدعتی کی گواہی قبول ہو گی جب تک اس کی بعدت کفر تک نہ لے جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا منکر ہو۔"

20: شہادت کے لئے شرط یہ ہے کہ شاہد محدود فی القذف نہ ہو اور محدود فی القذف ووٹ دے سکتا ہے اور محدود فی القذف کے متعلق وضاحت قرآن کریم میں موجود ہے:

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا[41]

"جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں لاتے تو انہیں اسّی دُرّے مارو اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔"

محدود فی القذف کی گواہی کے متعلق علامہ کاسانیؒ نے احناف کا مسلک یوں بیان کیا ہے:

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَكُونَ مَحْدُودًا فِي قَذْفٍ عِنْدَنَا وَهُوَ شَرْطُ الْأَدَاءِ[42]

"ان شرائط میں سے ہمارے ہاں ایک یہ ہے کہ گواہ محدود فی القذف نہ ہو اور یہ اداء شہادت کے لیے شرط ہے۔"

21: اگر ایک آدمی کے ساتھ عداوت ہو تو اس پر شہادت جائز نہیں ہے بخلاف ووٹ۔ دشمن کی گواہی کے متعلق علامہ کاسانیؒ نے ایک حدیث نقل کیا ہے جو کہ در حقیقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ[43] کا قول ہے:

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَكُونَ خَصْمًا [44]لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَصْمٍ وَلَا ظَنِينٍ[45]

"ان شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ وہ شخص دشمن نہ ہو کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: دشمن اور متہم شخص کی گواہی جائز نہیں ہے۔"

22: سید اپنے غلام کے لئے گواہی نہیں دے سکتا اور نہ غلام اپنے سید کے لیے گواہی دے سکتا ہے بخلاف ووٹ کے۔ جیساکہ ابراہیم نخعیؒ[46] فرماتے ہیں:

لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ السَّيِّدِ لِعَبْدِهِ، وَلَا الْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ [47]

"آقا کی گواہی غلام کے لیے اور غلام کی گواہی آقا کے لیے جائز نہیں ہے۔"

23: ایک آدمی جو دوسرے کے ساتھ کاروبار میں شریک ہو تو اس کی شہادت اس کے لئے اس معاملے میں جائز نہیں ہے بخلاف ووٹ کے۔

وَكَذَا لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْأَجِيرِ لَهُ فِي الْحَادِثَةِ الَّتِي اسْتَأْجَرَهُ فِيهَا لِمَا فِيهِ مِنْ تُهْمَةِ جَرِّ النَّفْعِ إِلَى نَفْسِهِ، وَلَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ أَحَدِ الشَّرِيكَيْنِ لِصَاحِبِهِ فِي مَالِ الشَّرِكَةِ[48]

24: اجیر اپنے مالک کے لئے گواہی نہیں دے سکتا بخلاف ووٹ کے۔ قاضی شریحؒ فرماتے ہیں:

ولا الأجير لمن استأجره[49]

"نہ اجیر اس شخص کے لیے گواہی دے سکتا ہے جس نے اس کو اجرت پر رکھا ہوا ہو۔"

25: بعض علماء اجیر سے مراد شغار خاص لیتے ہیں کہ اس کی گواہی استاد کے لئے جائز نہیں ہے بخلاف ووٹ کے۔ علامہ ابو المعالی محمود بن تاج فرماتے ہیں:

أن الأجير الوحد مملوك للأستاذ من وجه، أعني به منفعة، ألا ترى أنه لا يملك أن يؤاجر نفسه من غيره في مدة الإجارة، فهذا مملوك من وجه شهد لمالكه فلا تقبل[50]

"اجیر خاص ایک لحاظ سے اپنے استاد کا غلام ہوتا ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اسے یہ اختیار نہیں ہوتا کہ مدتِ اجارہ میں کوئی دوسرا کام کرے، پس یہ ایک لحاظ سے غلام ہوا جو اپنے مالک کے لیے گواہی دے رہا ہے لہٰذا اس کی گواہی قبول نہ ہو گی۔"

26: مخنث کی گواہی جائز نہیں ہے اور ووٹ دے سکتا ہے۔ مخنث کے متعلق صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ اس سے فطری مخنث مراد نہیں ہے:

"ولا تقبل شهادة المخنث" ومراده المخنث في الرديء من الأفعال لأنه فاسق[51]

"مخنث کی گواہی قبول نہ ہو گی، اور مخنث سے مراد گناہ کے کام کرنے والا ہے کیونکہ وہ فاسق ہوتا ہے۔"

27: نائحہ کی گواہی جائز نہیں ہے اور ووٹ دے سکتی ہے۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

وَلَا عَدَالَةَ لِلنَّائِحِ وَالنَّائِحَةِ؛ لِأَنَّ فِعْلَهُمَا مَحْظُورٌ[52]

"نوحہ کرنے والے مرد اور نوحہ کرنے والی عورت عادل نہیں ہیں کیونکہ یہ دونوں ممنوع کا ارتکاب کرتے ہیں۔"

28: نائحہ (میت پر نوحہ کرنے والی کو کہتے ہیں) مغنیہ (جس کو لوگ گلوکارہ کہتے ہیں) اس کی شہادت جائز نہیں ہے اور ووٹ دے سکتی ہے۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

"ولا نائحة ولا مغنية" لأنهما يرتكبان محرما[53]

"نہ نوحہ کرنے والی (کی گواہی قبول ہو گی) اور نہ گانے گانے والی (کی گواہی قبول ہو گی) کیونکہ یہ دونوں محرمات کا ارتکاب کرتی ہیں۔

29: مدمن الخمر کی شہادت جائز نہیں ہے اور ووٹ دے سکتا ہے۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

"ولا مدمن الشرب على اللهو" لأنه ارتكب محرم دينه[54]

"نہ عادتی شرابی (کی گواہی قبول ہو گی) کیونکہ وہ محرمات دینیہ کا ارتکاب کر رہا ہے۔"

30: جو آدمی فساق کی مجلس میں بیٹھتا ہو اس کی شہادت جائز نہیں ہے اور ووٹ دے سکتا ہے، علامہ ابوالمعالیؒ فرماتے ہیں:

وكذلك من يجلس مجالس الفجور والمجانة والشرب، لا تقبل شهادته، وإن لم يشرب؛ لأنه تشبه بهم[55]

"اسی طرح جو فسق وفجور اور شراب خوری کی مجلسوں میں بیٹھتا ہو اس شخص کی گواہی بھی قبول نہ ہو گی اگرچہ وہ خود شراب نہیں پیتا کیونکہ اس کام میں ان کے ساتھ مشابہت ہے۔"

31: سود خور کی گواہی قبول نہیں ہوتی اور ووٹ دے سکتا ہے، سود خور کی گواہی کے متعلق صاحب ہدایہ رقمطراز ہے:

"أو يأكل الربا أو يقامر بالنرد والشطرنج". لأن كل ذلك من الكبائر[56]

"یا جو شخص سود کا مال کھاتا ہو یا جو شخص نرد شیر یا شطرنج کھیلتا ہو (تو اس کی گواہی بھی قبول نہ ہو گی) کیونکہ یہ کام کبائر میں سے ہے۔"

32: اگر غیر مختون نے ختنہ کو دین کا استخفاف کرتے ہوئے (ہلکا سمجھتے ہوئے) ترک کیا ہو تو پھر اس کی گواہی قبول نہیں ہوتی اور یہ آدمی ووٹ دے سکتا ہے۔ صاحب ہدایہؒ فرماتے ہیں:

وَأَمَّا الْأَقْلَفُ فَتُقْبَلُ شَهَادَتُهُ إذَا كَانَ عَدْلًا، وَلَمْ يَكُنْ تَرْكُهُ الْخِتَانَ رَغْبَةً عَنْ السُّنَّةِ لِعُمُومَاتِ الشَّهَادَةِ وَلِأَنَّ إسْلَامَهُ إذَا كَانَ فِي حَالِ الْكِبَرِ فَيَجُوزُ أَنَّهُ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ التَّلَفَ، فَإِنْ لَمْ يَخَفْ وَلَمْ يَخْتَتِنْ تَارِكًا لِلسُّنَّةِ لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُ، كَالْفَاسِقِ[57]

"جس شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو اور وہ عادل ہو تو اس کی گواہی قبول ہو گی البتہ اس کا یہ ختنہ سنت کے اعراض کے طور پر نہ ہو۔ ہاں جو شخص بڑے عمر میں مسلمان ہو تو ممکن ہے کہ وہ ختنہ کرنے سے

ڈرتا ہو، مگر جس شخص کو ڈر نہ ہو بلکہ سنت سے اعراض کے طور پر ختنہ نہیں کرتا تو اس کی گواہی فاسق کی طرح قبول نہ ہو گی۔"

33: جو آدمی پرندوں کے ساتھ کھیلتا ہو اس کی گواہی قبول نہیں ہوتی اور ووٹ دے سکتا ہے، جیسا کہ صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

"ولا من يلعب بالطيور" لأنه يورث غفلة ولأنه قد يقف على عورات النساء بصعوده على سطحه ليطير طيره[58]

"نہ اس شخص کی گواہی قبول ہو گی جو پرندوں کے ساتھ کھیلتا ہے، کیونکہ اس سے غفلت پیدا ہوتی ہے اور دوسری وجہ سے پرندے اڑانے کے لیے چھت پر چھڑتے ہیں خواتین کی عورتوں سے واقف ہوتے ہیں۔"

علامہ کاسانیؒ مزید وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہے:

وَالَّذِي يَلْعَبُ بِالْحَمَامِ فَإِنْ كَانَ لَا يُطَيِّرُهَا لَا تَسْقُطُ عَدَالَتُهُ، وَإِنْ كَانَ يُطَيِّرُهَا تَسْقُطُ عَدَالَتُهُ؛؛ لِأَنَّهُ يَطَّلِعُ عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ[59]

"جو شخص کبوتروں کے ساتھ کھیلتا اور اسے اڑاتا نہیں تو اس کی عدالت ساقط نہیں ہوتی اور اگر اس کو اڑائے تو اس سے عدالت ساقط ہو گی کیونکہ وہ خواتین کی عورتوں پر مطلع ہوتا ہے۔"

34: جو آدمی طنبور (آلہ موسیقی) کے ساتھ کھیلتا ہو اس کی گواہی قبول نہیں ہوتی اور ووٹ دے سکتا، جیسا کہ صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

ولا من يلعب بالطنبور وهو المغني[60]

"اور نہ اس شخص کی شہادت قبول ہوتی ہے جو طنبور یعنی ستار بجاتا ہے یعنی موسیقار مراد ہے۔"

35: جو آدمی سلف صالحین کو سب و شتم کرتا ہو اس کی گواہی قبول نہیں ہوتی اور ووٹ دے سکتا ہے۔

"ولا تقبل شهادة من يظهر سب السلف" لظهور فسقه بخلاف من يكتمه[61]

36: جو آدمی راستے میں پیشاب کرتا ہو اس کی گواہی قبول نہیں ہوتی اور ووٹ دے سکتا ہے۔

37: جو آدمی راستے میں کھاتا ہو اس کی گواہی قبول نہیں ہوتی اور ووٹ دے سکتا ہے۔

ان دونوں کے متعلق صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

"ولا من يفعل الأفعال المستحقرة كالبول على الطريق والأكل على الطريق" لأنه تارك للمروءة[62]

"اور نہ اس شخص کی گواہی قبول ہو گی جو ہیچ کام کرتا ہے جیسا کہ راستے میں پیشاب کرنا، راستے میں کھانا کھانا کیونکہ یہ مروت کے خلاف ہے۔"

38: جو آدمی شطرنج کے ساتھ جوا کھیلتا ہو یا وہ یہ کھیل اتنا زیادہ کھیلتا ہو کہ اس میں مشغول ہونے کی وجہ سے نماز فوت ہو جاتی ہے تو ایسے شخص کی گواہی قابل قبول نہیں اور یہ آدمی ووٹ دے سکتا ہے جیسا کہ صاحب ہدایہؒ لکھتے ہیں:

"أو يأكل الربا أو يقامر بالنرد والشطرنج". لأن كل ذلك من الكبائر، وكذلك من تفوته الصلاة للاشتغال بهما[63]

یا جو شخص سود کھاتا ہے یا نرد شیر اور شطرنج کھیلتا ہے (تو ان کی گواہی بھی قبول نہیں ہو گی) کیونکہ یہ سب گناہ کبیرہ ہیں اور اسی طرح ان کھیلوں میں مشغولیت کی وجہ سے جن کی نماز فوت ہو جاتی ہیں۔

39: گواہی کا دعوی کی مطابق ہونا ضروری ہے اور ووٹ میں ایسا نہیں ہے جیسا کہ صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

"الشهادة إذا وافقت الدعوى قبلت، وإن خالفتها لم تقبل"[64]

"گواہی اگر دعوی کے موافق ہو تو قبول ہو گی اور اگر مخالف ہوئی تو قبول نہیں ہو گی۔"

40: جب گواہ گواہی کرے اور شروط کے مطابق ہو تو قاضی پر فیصلہ واجب ہے اور ووٹ میں اگر آدمی ایک ہزار ووٹ لے لے اور دوسرا ایک ہزار ایک اور ایک ہزار والے شروط کے مطابق بھی ہیں تو ایک ہزار ایک والا جیت جائے گا جیسا کہ علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

وَأَمَّا بَيَانُ حُكْمِ الشَّهَادَةِ فَحُكْمُهَا وُجُوبُ الْقَضَاءِ عَلَى الْقَاضِي لِأَنَّ الشَّهَادَةَ عِنْدَ اسْتِجْمَاعِ شَرَائِطِهَا مُظْهِرَةٌ لِلْحَقِّ، وَالْقَاضِي مَأْمُورٌ بِالْقَضَاءِ بِالْحَقِّ[65]

"بہر حال شہادت کا حکم یہ ہے کہ قاضی پر فیصلہ کرنا لازم ہو جاتا ہے کیونکہ جب شہادت کی ساری شرائط پوری ہو تو وہ حق بات کو ظاہر کرتی ہے اور قاضی حق کے مطابق فیصلہ کرنے پر مامور ہے۔"

علامہ ابو بکرؒ فرماتے ہیں:

وَحُكْمُهَا وُجُوبُ الْحُكْمِ عَلَى الْقَاضِي بِمَا تَقْتَضِيهِ الشَّهَادَةُ[66]

"شہادت کا حکم یہ ہے کہ قاضی کے لیے شہادت کے مقتضیٰ کے مطابق حکم لگاناواجب ہے۔"

تلخیص(Abstract)

تفصیل بالا سے معلوم ہوا کہ شہادت اور ووٹ کے درمیان زمین وآسمان کا فرق ہے اس لیے ووٹ کو شہادت کا درجہ نہیں دیا جاسکتا البتہ مناسب یہ ہے کہ ووٹ کو قضا کا درجہ دیا جائے، جس طرح ہمارے عدالتی نظام میں ماتحت عدالتوں میں ایک جج فیصلہ کرتا ہے، مگر ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں کبھی ایک جج فیصلہ کرتا ہے جسے Single Bench کہا جاتا ہے، کبھی فیصلہ دو یا تین جج کرتے ہیں، جسے (Small Bench) کہا جاتا ہے، کبھی اس سے زیادہ جج کرتے ہیں، جسے (Larger Bench) کہا جاتا ہے اور کبھی عدالت کے تمام جج صاحبان کسی اہم پٹیشن کی سماعت کریں تو اسے (Full Court) کہا جاتا ہے۔ جب دو ججوں کی رائے مختلف ہو جاتا ہے تو ریفری جج مقرر کیا جاتا ہے، دو سے زیادہ ججو پر مشتمل بنچ کی صورت میں اگر ان کے درمیان اتفاق رائے نہ ہو سکے، تو کثرت رائے سے فیصلہ ہوتا ہے، لہٰذا ایک حلقہ انتخاب میں کل ووٹروں کی مثال ایک عدالت یا جیوری کی سی ہے، اگر کسی کا ووٹ از روائے قانون درست ہے تو اسے کوئی رد نہیں کر سکتا، اگر کرے گا تو عدالت میں چلینج کیا جاسکتا ہے۔

ملکی قانون میں انتخاب کے موقع پر جو ووٹر ووٹنگ میں حصہ نہیں لیتے وہ اپنے حقِ قضا سے محروم ہو جاتے ہیں اور جو حصہ لیتے ہیں، ان کی رائے قضا میں شامل ہوتی ہے اور فل کورٹ کی طرح اکثریت کا فیصلہ جس امیدوار کے حق میں آئے وہ منتخب ہو جاتا ہے۔ امیدوار کو کسی منصب کے امتحان میں کامیاب یا ناکام قرار دینا بھی قضا ہے۔

اگر ووٹر اپنی قضا میں خیانت کرتا ہے تو یہ سخت جرم ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنِ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ فِيهِمْ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْهُ وَأَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ ، فَقَدْ خَانَ اللهَ ، وَرَسُولَهُ ، وَجَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ "[67]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر صاحب اختیار نے یہ جاننے کے باوجود کہ (منصب یا عہدہ) کے کتاب اللہ اور سنت رسول کا زیادہ علم رکھنے والا بہتر شخص موجود، کسی (نااہل) کو عامل بنایا تو اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور تمام مسلمانوں سے خیانت کی۔

ایک جگہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک جنتی اور دو جہنمی، رہا جنتی تو وہ ایسا شخص ہو گا جس نے حق کو جانا اور اسی کے موافق فیصلہ کیا، اور وہ شخص جس نے حق کو جانا اور اپنے فیصلے میں ظلم کیا تو وہ جہنمی ہے"۔ اور وہ شخص جس نے نادانی سے لوگوں کا فیصلہ کیا وہ بھی جہنمی ہے"۔[68]

نتائج البحث

مذکورہ بحث سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

1: قانوناً ہر پاکستان کے لیے ووٹ فول کرنا ضروری ہے۔

2: جمہوری نظام میں سربراہ کے انتخاب کا دار و مدار ووٹ ڈالنے پر ہوتا ہے۔

3: ووٹ شہادت کے درجے میں نہیں ہے کیونکہ ووٹ اور شہادت میں بہت نمایا فرق ہے۔

4: مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ووٹ کو قضاء کے درجے میں لیا جائے۔

5: کسی علاقے اور حلقے کے جملہ ووٹر ایک عدالت اور جیوری کی طرح ہے۔

سفارشات و تجاویز

مذکورہ بحث کے تناظر میں درج ذیل سفارشات و تجاویز پیش کئے جاتے ہیں:

1: قانونی لحاظ سے ہر پاکستانی کو لازماً ووٹ فول کرنا چاہئے۔

2: ووٹ فول کرنے میں انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہئے تاکہ ووٹ ضائع نہ ہو۔

3: ووٹ بیچنے سے گریز کرنا چاہئے کیونکہ جب ووٹر کی حیثیت ایک جج کی ہے تو یہ پیسے لینا اس کے شرعاً جائز نہیں ہے۔

4: ووٹ اپنے مفاد پرستی کی خاطر جیسے گلی کوچوں، نالیوں، سڑکوں کی مرمت، بجلی کے کھمبوں، ٹرانسفرمروں اور دوسری چیزوں کی بھینٹ چڑھانے سے بھی احتراز کرنا چاہئے۔

5: عوام کو چاہیئے کہ اپنے ووٹ کے ذریعے ایماندار، باکردار اور ملک و قوم کے ساتھ مخلص لوگوں کو بر سر اقتدار لائے۔

6: الیکشن کمیشن کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ انتخابات کو صاف شفاف رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے اور اس کے ساتھ ساتھ امیدواروں کے صاف شفاف ہونے کی ذمہ داری کا احساس بھی پوری تندہی سے ادا کرے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] www.oxfordlearnersdictionaries.com/definition/english/vote_1#

[2] www.oxfordlearnersdictionaries.com/definition/english/voter#:~:text=voter-,noun,especially

[3] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب من نکث بیعۃ، دار احیاء التراث العربی: 2716 Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari

[4] قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب المبایعۃ بعد فتح مکۃ علی الاسلام، دار حیاء التراث العربی: 1863 Qushairi, Muslim ibn Hajjaj, Sahih Muslim

[5] سورۃ الفتح: 18 Al Fatah:18

[6] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب (بلا ترجمۃ الباب)، حدیث نمبر 18
Bukhari, Shahih Bukhanri:18

[7] نفس مصدر، کتاب الشروط، باب ما یجوز من الشروط فی الاسلام والاحکام والمبایعۃ، حدیث نمبر 2715

[8] نفس مصدر، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، حدیث نمبر 3455

[9] مفتی محمد شفیع بن محمد یاسین عثمانی دیوبندی 1897 میں پیدا ہوئے۔ میں کراچی میں دار العلوم بنایا۔ تفسیر معارف القران مشہور تصنیف ہے۔ 1976ء میں انتقال ہوا۔ آپ تحریک پاکستان کے ایک اہم رہنما اور مفتی اعظم پاکستان تھے۔ پاکستان آکر سب سے پہلے پاکستان میں دستور سازی کے عمل میں شریک ہوئے اور قائد اعظم کے وعدوں کے مطابق پاکستان میں نفاذ شریعت کے لیے راہ ہموار کیں۔ حافظ محمد اکبر شاہ، **اکابر علماء دیوبند**، ادارہ اسلامیات، ص: 123 Hafiz Muhammad Akbar Shah, Akabir ulama e Daivband,P:123

[10] محمد شفیع، مفتی، تفسیر معارف القرآن، سروسز بک کلب، 2003ء، ج: 2، ص: 499
Muhammad Shafi, Mufti, Tafsir Ma'arif Al-Quran,Vol:2,P:499

[11] سورۃ البقرۃ: 282 Surah Al Baqarah:282

[12] محمد بن احمد بن ابو احمد ابو بکر علاؤ الدین سمرقندی انہیں صاحب تحفۃ الفقہاء بھی کہا جاتا ہے۔ فقہ حنفی کے مایہ ناز فقیہ تھے جو حلب میں رہتے تھے اور آپ کی بیٹی فاطمہ بھی بڑی فقیہ اور علامہ تھیں جو صاحب البدائع کی بیوی تھی۔ عبد القادر بن محمد حنفی، الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیہ، میر محمد کتب خانہ، ج 1، ص 452
Abdul Qadir bin Muhammadhnafi, Al-Johir al-Matham fe tabaqat ul-Hanafia, Vol:1,P:452

[13] سمرقندیؒ، محمد بن احمد، **تحفۃ الفقہاء**، دار الکتب العلمیہ، 1414ھ/1994ء، ج3، ص262

Summer Qandi , Muhammad bin Ahmed, Tuhfat ul-Fuqaha, Vol:3,P:262

[14] برہان الدین، ابو المعالی، محمود بن احمد، **المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی**، دار الکتب العلمیہ، 1424ھ/2004ء)، ج8، ص311

Burhanuddin, Abu Al-Ma'ali, Mahmoud Bin Ahmad, Al-Muheet Al-Burhani in Fiqh Al-Nu'mani, Vol:8, P:311

[15] علاؤ الدین الکاسانی ابو بکر بن مسعود جو صاحب البدائع اور ملک العلماء کے لقب سے ملقب ہیں۔ آپ ممتاز حنفی فقیہ علاؤ الدین سمرقندی کے شاگرد اور داماد ہے۔ آپ کی تصانیف میں بدائع الصنائع اور کتاب السلطان فی اصول الدین ہیں۔ عبد القادر، **الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ**، ج:4، ص:25

Abdul Qadir,Al-Johir al-Matham fe tabaqat ul-Hanafia, Vol:4,P:25

[16] کاسانی، علاؤ الدین، ابو بکر بن مسعودؒ، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، طبع دوم، 1406ھ/1986ء) ج6، ص267

Kasani, Allauddin, Abu Bakr ibn Mas'ud, Vol:6, P:267

[17] شمس الائمہ سرخسی کا پورا نام ابو بکر محمد بن ابی سہل احمد الملقب بہ رضی الدین سرخسی ہے۔ برہان الاسلام بھی ان کا لقب تھا۔ علامہ سرخسی کی ولادت 400ھ بمطابق 1010ء یا 1009ء بمقام سرخس ہوئی وہ پانچویں صدی کے ان علما سے ہیں جنہیں آیۃ من آیات اللہ کہا جاتا ہے۔: ابو بکر کنیت اور شمس الائمہ سرخسی سے ملقب تھے۔ آپ کی مایہ ناز تصنیف المبسوط ہے جو امام حاکم کی کتاب الکافی کی شرح ہے۔ عبد القادر، **الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ**، ج2، ص28

Johir al-Matham fe tabaqat ul-Hanafia, Vol:2,P:28

[18] سرخسیؒ، **المبسوط**، ج16، ص121

Sarakhsi,Al-Mabsoot,Vol:15, P121

[19] کاسانیؒ، علاؤ الدین، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، ج6، ص268

Kasani, Allauddin, Abu Bakr ibn Mas'ud, Vol:6, P:268

[20] علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل بن خلیل بن ابی بکر فرغانی مرغینانی: ابو الحسن کنیت ابو بکر صدیق کی اولاد میں سے تھے۔ خطاب برھان الدین تھا اور صاحب الہدایہ سے معروف ہیں۔ آپ کی ولادت 11 رجب 530ھ مطابق 15 اپریل 1136ء کو مرغینان میں ہوئی، آپ کا سب سے بڑا کارنامہ ہدایہ کی تصنیف ہے جو فقہ حنفی کی مایہ کتاب ہے۔ عبد القادر، **الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ**، ج1، ص283

Abdul Qadir,Al-Johir al-Matham fe tabaqat ul-Hanafia, Vol:1,P:283

[21] مرغینانی، برہان الدین، علی بن ابی بکر، **الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی**، دار احیاء التراث العربی، ج3، ص121

Marghinani, Burhanuddin, Ali ibn Abi Bakr, Al-Hidaya Fi Sharh,Vol:3,P:121

[22] وہبہ زحیلی عالم اسلام کے مشہور عالم اور جید فقیہ تھے۔ اور ان کا شمار عالم اسلام کی بلند پایہ فقہی و علمی شخصیات میں ہوتا ہے۔ ان کی کتاب الفقہ الاسلامی وادلتہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ڈاکٹر وہبہ زحیلی 8 اگست 2015ء مطابق 23 شوال 1436ھ کو دمشق میں 83 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اللحام، بدیع السید، **وہبہ زحیلی العالم الفقیہ المفسر**، دار القلم، ص30 Al-Halham, Badi al-Sayad, Wahba Zahili al-Alam al-Faqiyah al-Mafsar al-Kalam, p. 30

[23] وہبہ زحیلی، **الفقہ الاسلامی**، ج6، ص464 Al-Halham, Badi al-Sayad, Wahba Zahili al-Alam al-Faqiyah al-Mafsar al-Kalam,Vol:464 p:464

[24] علاؤالدین، کاسانیؒ، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، ج6، ص268

[25] سرخسی، **محمد بن احمد**، المبسوط، دار المعرفہ، 1414ھ/1993ء، ج16، ص113 Sarkhsi, Muhammad bin Ahmed, Al-Mabost ,Vol:16,P: 113

[26] کاسانی، علاؤالدین، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع** ج6، ص267 Kasani, Allauddin, Abu Bakr ibn Mas'ud, Vol:6, P:265

[27] نفس مصدر

[28] ابو بکر الحدادیؒ یہ یمن کے پہلے صاحب تصنیف حنفی فقیہ ہیں۔ ان کی مذہب حنفی میں 20 کے قریب قابل قدر تصنیفات ہیں اس سے پہلے کسی نے یمن میں ایسی کتابیں نہ لکھیں۔ 800ھ 1397ء زبیدہ میں وفات پائی۔ خیر الدین زرکلی، **الاعلام**، دار العلم للملایین، 2002ء، ج3، ص456 Khair-ud-Din Zarkali, Al-Ilam, Dar-ul-Alam for Malayaleen, vol:3, p:456

[29] ابو بکر، **الجوہرۃ النیرۃ**، المطبعۃ الخیریہ، 1322ھ، ج:2، ص:224 Abu Bakr, Al-Jawharat Al-Nira, Al-Khairiyah Press, Vol: 2, p: 224

[30] ابو عیسیٰ، محمد بن عیسی، **سنن ترمذی**، کتاب الشھادات، باب ماجاء فی من لا تجوز شھادتہ، حدیث 2298، یہ حدیث یزید بن زیاد دمشقی کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ یہی روایت متن میں معمولی تبدیلی کے ساتھ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو کہ حسن ہے۔ سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد**، کتاب الاقضیہ، باب من ترد شھادتہ، حدیث 3600

Abu Isa, Muhammad ibn Isa, Sunan Tirmidhi:2298, Sulaiman bin Ash'ath, Sunan Abi Dawood:3600

[31] برہان الدین، **الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی**، ج:3، ص:122 Burhanuddin, Al-Hidaya Fi Sharh Bada'at Al-Mubtadi, vol:3, p:122

[32] سورۃ البقرۃ:282 Al-Baqarah: 282

[33] قاضی شریح بن حارث تاریخ اسلام کے مشہور قاضی تھے۔ تابعین کے زمرہ میں وہ نہایت ممتاز شخصیت رکھتے تھے۔ شریح عہد رسالت میں موجود تھے اور اسی زمانہ میں مسلمان بھی ہوئے لیکن آپ ﷺ سے ملاقات کا شرف نصیب نہ ہوا۔ پانچ خلفاء کے دور خلافت میں منصب قضاء

پر فائز رہے ہے۔حافظ ابو نعیم، **حلیۃ الاولیاء**، دار الفکر، ج4:، ص:139-141 Hafiz Abu Naeem, Haliyat-ul-Awliya, Dar-ul-Fikr, vol. 4, pp. 139-141

[34] ابو بکر بن ابی شیبہ، **مصنف ابن ابی شیبہ**، مکتبۃ الرشید، 1409ھ، کتاب البیوع والاقضیہ، باب فی شھادۃ الولد لوالدہ، حدیث نمبر22859

Abu Bakr ibn Abi Shaybah, author Ibn Abi Shaybah:22859

[35] برہان الدین، **الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی**، ج3، ص122 Burhanuddin, Al-Hidaya Fi Sharh Bada'at Al-Mubtadi, vol:3, p:122

[36] ابو بکر بن علی، الجوہرۃ النیرۃ وج2، ص224 Abu Bakr ibn Ali, Al-Jawharat al-NiraujVol: 2, p:224

[37] سورۃ البقرۃ:282 Al-Baqarah: 282

[38] کاسانیؒ، علاء الدین، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، ج:6، ص:273 Kasani, Allauddin, Abu 73Bakr ibn Mas'ud, Vol:6, P:2

[39] نفس مصدر، ج6، ص270

[40] مجموعۃ من المؤلفین، **الموسوعۃ الفقھیہ الکویتیہ**، وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیۃ شھادۃ المبتدع، ج:8، ص:36

Collection of Authors, Encyclopedia of Kuwaiti Jurisprudence, Ministry of Endowments and Islamic Shahadah, Innovative Testimony, V:8, P:36

[41] سورۃ النور:4 Al-Nor:4

[42] کاسانیؒ، علاء الدین، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، ج6، ص271

[43] امام مالک، **کتاب موطا امام مالک**(بیروت:دار احیاء التراث العربی، عام النشر،1406ھ/1985ء)کتاب الاقضیہ ، باب ماجاء فی الشھادات، حدیث نمبر2668، ج2، ص720اور یہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر امام مالکؒ نے نقل کیا ہے۔

[44] علاؤالدین، کاسانیؒ، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، ج6، ص272 Kasani, Allauddin, Abu Bakr ibn Mas'ud, Vol:6, P:272

[45] نفس مصدر

[46] ابراہیم نخعیؒ امام حافظ اور اپنے زمانے میں کوفہ کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ان کی روایات صحاح ستہ اور باقی تمام بنیادی حدیث کی کتب میں موجود ہیں۔ نخعی کا شمار صغار تابعین میں ہوتا ہے۔ تقریباً 47ھ میں پیدائش ہوئی۔ابن خلکان، **وفیات الاعیان**، دار صادر، 1994ء، ج:1، ص:25

Ibn Khalqan, Wafiyat al-Ayyan, Dar Sadr, 1994, vol. 1, p. 25

47عبدالرزاق، صنعانی، **مصنف**، المکتب الاسلامی، طبع دوم، 1403ھ، کتاب الشھادات، باب شھادۃ ولد الزناوالشریک، حدیث نمبر 15385
Abdul Razzaq, Sanaani, author, Islamic School:15385

48کاسانیؒ، علاءالدین، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، ج:6، ص:271 Kasani, Allauddin, Abu Bakr ibn Mas'ud, Vol:6, P:272

49عبدالرزاق، صنعانی، **مصنف**، کتاب البیوع والاقضیۃ، باب فی من لا تجوز لہ الشھادۃ، حدیث نمبر 22858
Abdul Razzaq, Sanaani, author, Islamic School:22858

50ابوالمعالی، برہان الدین، **المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی**، ج:8، ص:319 Abu al-Ma'ali, Burhan al-Din, Al-Muhait al-Burhani in Fiqh al-Nu'mani, vol. 8, p. 319

51مرغینانی، برہان الدین، **الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی**، ج:3، ص:122 Marghinani, Burhanuddin, Al-Hidaya Fi Sharh Bada'at Al-Mubtadi, vol:3,P:122

52کاسانیؒ، علاءالدین، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، ج6، ص269 Kasani, Allauddin, Abu Bakr ibn Mas'ud, Vol:6, P:269

53مرغینانی، برہان الدین، **الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی**، ج3، ص122 Marghinani, Burhanuddin, Al-Hidaya Fi Sharh Bada'at Al-Mubtadi, vol:3,P:122

54نفس مصدر

55ابوالمعالی، برہان الدین، **المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی**، ج:8، ص:314 Abu al-Ma'ali, 4Burhan al-Din, Al-Muhait al-Burhani in Fiqh al-Nu'mani, vol. 8, p. 31

56مرغینانی، برہان الدین، **الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی**، ج3، ص123 Marghinani, Burhanuddin, Al-Hidaya Fi Sharh Bada'at Al-Mubtadi, vol:3,P:123

57کاسانیؒ، علاءالدین، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، ج6، ص269 Kasani, Allauddin, Abu Bakr ibn Mas'ud, Vol:6, P:269

58مرغینانی، برہان الدین، **الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی**، ج3، ص122 Marghinani, Burhanuddin, Al-Hidaya Fi Sharh Bada'at Al-Mubtadi, vol:3,P:122

59کاسانیؒ، علاؤالدین، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، ج6، ص269 Kasani, Allauddin, Abu Bakr ibn Mas'ud, Vol:6, P:269

60مرغینانی، برہان الدین، **الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی**، ج3، ص123 Marghinani, Burhanuddin, Al-Hidaya Fi Sharh Bada'at Al-Mubtadi, vol:3,P:123

61نفس مصدر

[62] نفس مصدر

[63] نفس مصدر

[64] نفس مصدر

[65] کاسانیؒ، علاء الدین، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، ج6، ص280 Kasani, Allauddin, Abu Bakr ibn Mas'ud, Vol:6, P:280

[66] ابو بکر، **الجوہرۃ النیرۃ**، ج2، ص224 Abu Bakr, Al-Jawharat Al-Nira, Al-Khairiyah Press, Vol: 2, p: 224

[67] احمد بن حسین بیہقی، **السنن الکبریٰ**: دار الکتب العلمیہ، 1424ھ/2003، کتاب آداب القاضی، باب لا یولی الوالی امراۃ ولا فاسقا ولا جاہلاً، حدیث نمبر 20364۔ اس روایت میں ابن لہیعہ آیا ہے جس پر کلام ہوا ہے، بعض حضرات نے اس پر جرح کی اور بعض نے توثیق کی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے ان کے متعلق فیصلہ کن بات کہہ دی ہے کہ وہ صدوق ہے۔ ابن حجر، حافظ، **تقریب التہذیب**، دار الرشید، 1406ھ/1986ء، ج:1، ص:319 Ibn Hajar, Hafiz, Taqreeb al-Tahdhib, Dar al-Rashid\, vol:1, p: 319

[68] ابو داود، اشعث بن سلیمان، ابو داؤد، **السنن**، کتاب الاقضیہ، باب فی القاضی یخطیٔ، حدیث نمبر 3573، امام ابو داؤد فرماتے ہیں: یہ حدیث اس باب میں سب سے صحیح ہے۔ Abu Dawud, Ash'ath bin Sulayman, Abu Dawud, Sunan:3573